سوال

(254) تحریم وطلاق کی قسم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحریم وطلاق کی قسم کھالینے کا کیا حکم ہے؟ اوراس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس کی یہ عادت بن چکی ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

کسی حلال چیز کو حرام قرار دینے کے لئے قسم کھانا جائز نہیں ہے خواہ یہ کہے کہ ''بالحرام ام لافعلن کذا'' یا یہ کہے کہ ''علی الحرام ام لافعلن کذا'' یا یہ کہے کہ ''لاافعل کذا'' کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ (التحریم ۱/٦٦)

''اے نبی! جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اسے کیوں حرام کرتے ہو؟''

اوراپنی بیویوں سے ظہار کرنے والوں کی بابت اللہ تعالی نے فرمایا:

وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا (المجادلۃ ۲/۵۸)

''بے شک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی تحقیق اس نے شرک کیا، بلاشک وشبہ انسان کا یہ کہنا کہ

''بالحرام لافعلن کذا'' بھی غیر اللہ کی قسم کھانے ہی کی ایک صورت ہے!

اس یہ قسم کھانا کہ علی الطلاق لافعلن کذا یا یہ کہنا کہ ''ان فعلت کذا فانت طالق'' (اگر تو نے ایسا کیا تو تجھے طلاق) مکروہ ہے کیونکہ یہ طلاق تک پہنچا دینے کا سبب بن سکتا ہے اور کسی شرعی سبب کے بغیر طلاق دینا حلال چیزوں میں سے اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ نہ پسندیدہ ہے اور اگر کوئی یوں کہے ''بالطلاق لافعلن کذا'' یا یہ کہے کہ ''لاافعل کذا'' تو یہ ایک امر منکر ہے کیونکہ غیر اللہ کی قسم جائز نہیں ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 343

محدث فتویٰ